اطاعت محض جذبے کا نام نہیں ہے بلکہ اطاعت کا تعلق اعمال کے ذریعے فراہم کیے جانے والے ثبوت سے ہے۔ اس کا ایک پلڑا معروف پر عمل یعنی عبادات، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں توازن اور حسن قائم رکھنا ہے تو دوسرا پلڑا صغیرہ، کبیرہ گناہوں سے بچنا ہی نہیں گناہ کی طرف لے جانے والے راستوں سے بھی دور رہنا ہے۔

نبی رحمت ﷺ کے فرامین کا یہ مفہوم کس نے نہ سنا ہو گا کہ پیٹ میں لقمہ حرام ہو، جسم پر کپڑے حرام ہوں، حقوق اللہ اور حقوق العباد پامال ہوں اور اس کے باوجود بندہ یہ سمجھے کہ میں جب چاہوں، جو چاہوں اپنے رب سے لے لوں۔ اس کی مثال تو ایسے ہے جیسے کراچی پہنچنے کا متمنی مسافر غلطی سے یا جان بوجھ کر پشاور جانے والی گاڑی میں سوار ہو کر بڑی عاجزی، یکسوئی اور لجاجت سے بخیریت کراچی پہنچنے کی دعا کرے۔ وہ پشاور تو بلا دعا پہنچ جائے گا مگر کراچی کبھی نہ پہنچے گا۔

دعا کے ضمن میں سرور دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ قطع رحمی کے لیے دعا قبول نہیں ہوتی مگر خیر کے لیے کی گئی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔ البتہ دعا کے اثرات کا ظاہر ہونا قادر مطلق حکیم و رحیم رب کی حکمت پر منحصر ہے۔ خالق کائنات اپنی مخلوق کے جملہ معاملات و مسائل سے ہر لحہ باخبر ہے۔ انفرادی اور اجتماعی ضروریات اس سے اوجھل نہیں ہیں۔

اگر کوئی چیز بندہ کے لیے اسی وقت نفع بخش ہوتی ہے جب وہ اس کا مطالبہ کرتا ہے تو اسے فوراً مل جاتی ہے۔ اگر وہ چیز اس وقت اس کے لیے نافع نہیں ہوتی تو اسے اس وقت تک موخر کر دیا جاتا ہے جب تک وہ اس شخص یا جماعت کے لیے نافع ثابت نہ ہو جیسا کہ ہم خود تجربہ رکھتے ہیں۔ ماضی کی بعض دعاؤں کے اثرات بہت بعد نکلتے ہیں۔ اسی طرح بعض دعائیں ایسی ہیں جنہیں مانگنے والا خیر سمجھ کر مانگ رہا ہے مگر علیم و خبیر مہربان رب اس طلب میں پنہاں خرابیوں کو جانتے ہوئے اسے قبول نہیں فرماتا بلکہ اس کا بہتر بدل اسے دے دیتا ہے اور جن دعاؤں کے متعلق بندہ گمان کرتا ہے کہ قبول نہیں ہوئیں ان کا اجر محشر تک موخر کر دیتا ہے۔

فرمان رسالت ﷺ ہے کہ محشر میں ایک شخص جب حساب سے فارغ ہو جائے گا تو اللہ جل شانہ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ اس کے کھاتے میں اور جو کچھ ہے لے آؤ۔ بندہ حیران ہو گا کہ حساب تو ہو چکا اسی دوران فرشتے پہاڑ جتنی نیکیاں سامنے لائیں گے تو بندے کی حیرت میں اور اضافہ ہو گا۔ بندے کو یوں حیران دیکھ کر خالق کائنات فرمائیں گے کہ بندے یہ تیری ان دعاؤں کا اجر ہے جنہیں دنیا میں تو سمجھتا تھا کہ وہ قبول نہیں ہوئیں۔ اس پر بے ساختہ بندہ کہہ اٹھے گا کہ کاش دنیا میں میری کوئی دعا قبول ہی نہ ہوئی ہوتی۔

یوں بندے کی دعا اور بندے کا پیش کردہ درود مکمل صحت کے ساتھ کسی تاخیری لمحوں میں نہیں لمحوں میں مقام مطلوب تک پہنچ جاتے ہیں۔

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی

سود کے بارے میں سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلہ پر عمل کیا جائے

اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی رئیس الجامعہ دارالعلوم کراچی نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ نے سودی نظام کے خاتمے کا فیصلہ دے کر اسلامی تاریخ کا ناقابل فراموش کارنامہ انجام دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سود سے متعلق سپریم کورٹ کا عظیم الشان فیصلہ صرف پاکستان ہی نہیں پورے عالم اسلام میں اپنی نوعیت کا منفرد واقعہ ہے۔ جس پر پوری قوم کو دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ مفتی محمد رفیع عثمانی دارالعلوم کورنگی میں ایک بڑے دینی اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اپنے دامن میں صرف چند تاریک پہلو لیے ہوئے نہیں ہے۔ اس کے روشن کارناموں کے ذریعے دل سے امید و حوصلہ مندی کے سرچشمے بھی پھوٹتے ہیں۔ پاکستان کی امتیازی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے مفتی محمد رفیع عثمانی نے کہا کہ یہی وہ مملکت ہے۔ جس کے دستور اور آئین میں واضح لفظوں میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ اور قرآن و سنت کی بالادستی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ جس سے ملک کو سیکولرزم کی راہ پر ڈالنے کی بہت سی مذموم کوششیں دم توڑ گئیں۔ اسی طرح قادیانیوں کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں سب سے پہل کرنے کا سہرا بھی اسی کا سر ہے۔ پاکستان کے بعد ہی دوسرے ملکوں نے قادیانیوں کے کفر کو قانونی طور پر تسلیم کیا۔ اس کے علاوہ دنیا میں پہلی مسلم ایٹمی طاقت بننے کا شرف بھی پاکستان ہی کو حاصل ہے اور اب سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلہ نے سودی نظام کا قابل عمل متبادل پیش کر کے پاکستان کو پورے عالم اسلام میں ایک اور قابل فخر امتیاز عطا کیا ہے۔ مفتی محمد رفیع عثمانی نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ عدالت عظمیٰ کے وقیع اور تاریخی فیصلے کا دل سے احترام کرتے ہوئے تیزی سے کاروائیاں شروع کرے تا کہ مقررہ تاریخ سے پہلے ہی سود کے مکارانہ اور ظالمانہ نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جا سکے۔ ایسا کرنا حکومت کی نیک نامی اور سعادت مندی کا باعث ہوگا۔ دینی قوتوں اور باشعور عوام کو بھی چاہیے کہ وہ اس تاریخی فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک انقلابی نوعیت کا فیصلہ ہے اس کو روبہ عمل لانے کے لیے نیم دلانہ انداز نہ صرف ناکامی کا سبب بنے گا بلکہ اس کا انتہائی مضر اثر ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے ہر نئے نظام کی طرح اس میں بھی شروع میں کچھ عملی دشواریاں پیش آئیں لیکن مسلم ماہرین معاشیات اور فقہی بصیرت کے حامل علماء دین کی رہنمائی سے اس کا حل بہ آسانی نکل آئے گا۔